109234 - حج کے فوائد

سوال

حج کے کیا فوائد ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی حکمت کے ساتھ مخلوق پر مختلف قسم کی عبادات فرض کیں تا کہ انہیں آزمائے کہ کون ہے جو اچھے عمل کرتا ہے، اور سیدھی راہ پر کون ہے، کیونکہ انسان ایک دوسرے سے مختلف ہیں.

کچھ تو قیام کرنا پسند کرتے ہیں جو کہ عبادت کی ایک قسم ہے، وہ اسے اس لیے قبول کرتا ہے کہ یہ عبادت اس کے لائق ہے، اور دوسری قسم کی عبادت قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کے لائق نہیں.

آپ دیکھیں گے کہ وہ پہلی قسم میں یعنی قیام کرنے میں بڑا تیز اور اطاعت کرنے والا ہے، لیکن اس کے علاوہ کسی اور عبادت میں سست ہے اور یہ اس کے لیے بوجھل ہے، حالانکہ مومن شخص تو اپنے مولا و مالک کی رضا و خوشنودی کے سامنے سر خم تسلیم کر دیتا ہے، نہ کہ اپنی خواہش کے سامنے.

اور عبادات کی بھی اقسام ہیں اور ارکان اسلام بھی مختلف قسم کے ہیں، ان میں کچھ تو صرف بدنی عبادت ہیں جو عمل اور جسم کی حرکت کی محتاج ہے مثلا نماز.

اور کچھ ہیں تو بدنی لیکن اس میں نفس کے لیے محبوب اشیاء اور جن کی طرف نفس مائل ہوتا ہے سے اجتناب کرنا مقصود ہے مثلا روزہ.

اور کچھ عبادات مالی ہیں جیسا کہ زکاۃ، اور کچھ مالی اور بدنی دونوں ہیں.

لہذا حج میں مالی اور بدنی دونوں عبادت پائی جاتی ہے، جب باقی عبادات کی بجائے حج کے لیے سفر و تکان کی ضرورت تھی اس لیے اس عبادت کو اللہ سبحانہ و تعالی نے عمر بھر میں صرف ایک بار ہی فرض کیا ہے.

اور پھر اس میں وجوب کے لیے استطاعت کی شرط لگائی، اور پھر حج اور باقی عبادات میں وجوب کے لیے استطاعت کی شرط رکھی گئی ہے.

لیکن باقی عبادات کی بجائے حج میں استطاعت کی شرط کی ضرورت زیادہ تھی اس لیے اس میں شرط رکھی گئی ہے.

اور پھر حج کے بہت سارے عظیم فوائد ہیں جن میں سے چند ایك ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

1 - حج دین اسلام کا ایك رکن ہے دین اسلام اس کے بغیر مکمل نہیں ہوتا، یہ چیز اس کی اہمیت اور اللہ سبحانہ و تعالی کی محبت کی دلیل ہے.

2 - یہ اللہ کی راہ میں ایك قسم کا جہاد ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے جہاد کی آیات کے بعد ذکر کیا ہے.

اور پھر صحیح بخاری میں ثابت میں ہی کہ جب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا: کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جی ہاں ان پر ایسا جہاد ہے جس میں لڑائی نہیں، اور وہ حج اور عمرہ ہے "

3 - جو شخص مشروع طریقہ پر سنت کے مطابق حج کرتا ہے اسے اجرعظیم حاصل ہوتا ہے، صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے حج میں کوئی فسق و فجور والا کام نہ کیا اور نہ ہی بے ہودہ کام کیا تو وہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو "

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" حج اور عمرہ کرنے والے لوگ اللہ کے وفد ہیں، اگر یہ دعا کرتے ہیں تو اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے، اور اگر بخشش طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالی انہیں بخش دیتا ہے "

اسے نسائی ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

4 - اس میں اللہ سبحانہ و تعالی کا ذکر اور اس کی تعظیم اور اللہ کے شعار کا اظہار ہوتا ہے مثلا تلبیہ، اور بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی، اور میدان عرفات میں وقوف، اور مزدلفہ میں رات بسر کرنا، اور جمرات کو کنکریاں مارنا، اور اس میں ذکر اور تکبیر اور تعظیم بھی ہوتی ہے.

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی اور جمرات کو کنکریاں اس لیے ماری جاتی ہیں تا کہ اللہ کا ذکر ہو "

5 ۔ اس حج میں دنیا کے ہر کونے سے مسلمان جمع ہو کر آپس میں محبت و مودت کا تبادلہ کرتے اور ایك دوسرے سے تعارف کرتے ہیں، اور اس کے ساتھ وعظ و نصیحت اور خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کی جاتی اور اس کام کی ترغیب دلائی جاتی ہے.

6 ۔ سب مسلمان ایك ہی لباس اور ایك ہی جگہ پر ایك طرح کا ہی عمل کرتے اور ایك ہی شکل میں ہوتے ہیں، اور بیك وقت مشاعر مقدسہ میں وقوف کرتے ہیں، ان سب کا عمل ایك ہوتا ہے اور شکل بھی ایك ہوتی ہے سب نے دو چادریں زیب تن کی ہوتی ہیں، خضوع ہوتا ہے اور سب ہی اللہ عزوجل کے سامنے ہوتے ہیں.

7 ۔ حج میں جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ دینی اور دنیاوی خیر ہے اور مسلمانوں کا آپس میں مصالح کی تبادلہ ہوتا ہے اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے:

تا کہ وہ اپنے فائدے حاصل کریں الحج (28).

اور یہ دینی اور دنیاوی منافع کو عام ہے.

۔ اللہ سبحانہ و تعالی کی حرمت کی تعظیم کرتے ہوئے جو واجب اور مستحب قربانیاں کی جاتی ہیں، اور ایك دوسرے کو کھا کر اور تحفہ دے کر اور فقراء و مساکین کو صدقہ دے کر تعظیم کی جاتی ہے، اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے اسرار و رموز ہیں " انتہی .